روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
منگل یکم- فروری 2000ء - 23 شوال 1420 ہجری- یکم- تبلیغ 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 26

جنتی بیوی

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تو وہ جنت میں جائے گی۔

(ابن ماجہ کتاب النکاح باب حق الزوج)

سب سے زیادہ اجر اس خرچ پر ملتا ہے جو کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر کرے

بیوی کی راز کی باتیں دوستوں کی محفل میں بتانا ایک گندی حرکت ہے

عورتیں خاوندوں کی ناشکری نہ کریں تو یہ معمولی سی نیکی ان کو جہنم کی آگ سے بچالے گی

کوئی عورت پوری طرح نیک نہیں ہو سکتی جب تک وہ اپنے خاوند کی فرمانبردار نہ ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 28 جنوری 2000ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبے کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-28 جنوری 2000ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے عورتوں کے مردوں پر حقوق بیان فرمائے- حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور ساتھ کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے حقوق کے بیان میں متعدد احادیث نبویہ بیان فرمائیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت خاوند کے گھر کی نگران ہے اس سے اسکی رعیت کے بارے میں یعنی بچوں کے بارے میں پوچھا جائے گا-ایک حدیث کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر اللہ کی محبت میں ایک خاوند بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے تو پیار کے اظہار کے علاوہ اسے ثواب بھی ملے گا-ایک حدیث میں ہے کہ سب سے زیادہ اجر اس خرچ پر ملتا ہے جو کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر کرتا ہے- حدیث میں ہے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزے نہ رکھے نہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا فرض روزوں میں خاوند دخل نہیں دے سکتا-حدیث ہے کہ جو عورت اس حالت میں فوت ہو کہ اسکا خاوند اس سے خوش ہو تو وہ جنت میں جائے گی-ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مرد اپنی عورت کو بلائے تو وہ چلی آئے خواہ تنور پر ہی کھڑی ہو- یعنی بے شک روٹی جل جائے-ایک حدیث ہے کہ جب کوئی عورت پنج وقتہ نماز ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور خاوند کی فرمانبردار ہو تو جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے- حضور نے فرمایا یہ محاوراتی انداز بیان ہے یہ مطلب نہیں کہ فی الحقیقت جنت کے باہر گیٹ لگے ہوئے ہیں ایک حدیث کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بیوی کی راز کی باتیں دوستوں کی محفل میں بتانا ایک گندی حرکت ہے- حدیث ہے جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن وہ اس طرح اٹھے گا کہ اس کا نصف دھڑ ٹیڑھا ہو گا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں ازواج مطہرات کا گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے- گھر میں اہل خانہ کی خدمت میں لگے رہتے- حضور نے فرمایا عورتوں کو ایک معمولی نیکی جہنم کی آگ سے بچالے گی کہ وہ اپنے خاوندوں کی ناشکری نہ کریں- حضور نے فرمایا اگر نیکی اور تقویٰ کی خاطر باپ کہے تو بیٹے کو اپنی بیوی کو طلاق دے دینی چاہئے- لیکن اس کے علاوہ کسی معاملے میں طلاق میں جلدی نہ کرے-

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے ہوئے فرمایا انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جمادے کہ دین کے خلاف کوئی بات قابل قبول نہ ہو گی- لیکن میں ایسا بھی ظالم نہ ہوں گا کہ بیوی کی کوئی غلطی معاف نہ کروں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا عورتوں کی عبادت کا ایک حصہ خاوند کی فرمانبرداری بھی ہے- کوئی عورت پوری طرح نیک نہیں ہو سکتی جب تک خاوند کی پوری فرمانبرداری نہ کرے- اور پس پشت اسکی خیر خواہی نہ بجالائے- اگر مرد عورت کو پہاڑ بھی سونے کا دے تو طلاق کی صورت میں واپس نہ لے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مرد کو عورت پر اس لئے حکومت دی گئی ہے کہ فطری طور پر مرد کو مضبوط قویٰ دیئے گئے ہیں مغرب والے بھی عورتوں اور مردوں کی کھیلیں الگ الگ کرواتے ہیں- حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے اپنی صاحبزادی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے شوہر سے چھپا کر کوئی کام نہ کرو- جب وہ غصے میں بول رہا ہو تو اسے نہ روکو بعد میں نرمی سے سمجھاؤ-

حصول محبت الٰہی کا ذریعہ-

بیوت الحمد منصوبہ

○ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے اور ان کی ضروریات کے مطابق زندگی کی بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے- بیوت الحمد منصوبہ اس مقصد عالی تک پہنچنے کا بہترین زینہ ہے- اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور بے سہارا لوگوں کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے- ہر قسم کی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں 85 ضرورت مند خاندان آباد ہو کر اس منصوبہ کی برکات سے فیضیاب ہو رہے ہیں- ابھی اس کالونی کی تکمیل میں دس کوارٹر بننا باقی ہیں- اسی طرح تقریباً چار صد مستحقین احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے-

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں پورے مکان کے اخراجات (جو آج اندازاً 5 لاکھ روپے ہے) سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش کرنا پسند فرمائیں- مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں-

امید ہے آپ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے کر خدا تعالیٰ کے پیار کو جذب کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے- جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ جو قارئین الفضل ہاکر کے ذریعے اخبار الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ بل ماہ جنوری مبلغ 62.50 روپے ہے جلد ادائیگی فرمائیں-

(مینجر)

اب زمانہ ایسا ہے جس میں جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے سب دنیا میں بہت کامیاب دعوت الی اللہ کر رہی ہے اور ایک کروڑ کا نظارہ تو آپ دیکھ چکے ہیں یہ دعا کریں اگلے سال اللہ تعالیٰ ہم سب کو دو کروڑ کا نظارہ بھی دکھا دے

حضرت مسیح موعود کی مقبولیت جو دلوں میں ڈالی جارہی ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے نتیجہ میں ہے

اس ارادہ سے دعوت الیٰ اللّٰہ کریں کہ خدا کا جلال زمین پر ظاہر ہو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 29 اکتوبر 1999ء بمطابق 29 اخاء 1378 ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر32 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل میں رسول اللہ ﷺ کی محبت یا خدا کی محبت رسول اللہ کی پیروی سے پہچانی جاتی ہے یونہی دعویٰ کر دینا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت ہے یا اللہ سے محبت ہے یہ محض زبانی بات ہے۔ اس قرآن کریم کی آیت نے دیکھیں کتنی بلاغت کے ساتھ اس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔(۔) اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو یہ نہیں فرمایا کہ مجھ سے بھی محبت کرو۔(۔) میری پیروی کرو تو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ یہی آیت ہے جو آج خطبے کا عنوان ہے اور اس سلسلے میں مختلف احادیث نبوی کے حوالے سے میں مضمون واضح کروں گا۔ کچھ تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ مواد اتنا اکٹھا ہو گیا ہے کہ شاید دو خطبوں پر اس کو ممتد کرنا پڑے مگر دیکھتے ہیں کس حد تک مضمون کو میں بیان کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ **اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے محامد اور حسن ثناء میں سے بعض ایسی باتیں کھولی ہیں جو مجھ سے قبل کسی اور شخص پر نہیں کھولی گئیں"** تو آنحضرت ﷺ کو جو حمد و ثنا کا مضمون خدا تعالیٰ نے خود سکھایا ہے وہ اس سے پہلے دنیا کے کسی نبی کو بھی نہیں سکھایا گیا۔

فضالہؓ بن عبید بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا۔ اس نے نہ اللہ کی حمد و ثنا کی نہ آپؐ پر درود بھیجا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے۔ پھر آپؐ نے اسے بلایا اور اسے یا کسی اور کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا! تم میں سے جب کوئی دعا کرنے لگے تو پہلے اللہ کی حمد و ثنا کرے۔ پھر اسے چاہئے کہ نبی (ﷺ) پر درود بھیجے، پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔"

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء)

پس یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کو اپنے پر درود بجھوانے کا شوق نہیں تھا ایک ذرہ بھی۔ اس لئے آپ نے درود کی ہدایت بجھوائی ہے، کہ آنحضرت ﷺ پر سچے دل سے جو درود بھیجتا ہے اللہ اس درود کو اس پر واپس کرتا ہے اور وہ اور اس کے فرشتے گویا ایک اعلان کر رہے ہیں کہ یہ شخص ہے جو نبی کریم سے محبت کرنے والا ہے۔ اس لئے اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ تو یہ ہماری خاطر ہے۔ یہ نہ کوئی سمجھے کہ نعوذ باللہ من ذالک ہمارے درودوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ہم آپؐ پر درود بھیجیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین باتیں جس میں وہ ہوں وہ اپنے ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ یہ بخاری باب حلاوۃ الایمان سے حدیث لی گئی ہے۔ تین باتیں جس میں ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق سے یہ حدیث لی گئی ہے۔ حضرت عبدالرحمان بن ابی قراء بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ **ایک روز وضو کر رہے تھے کہ آپؐ کے صحابہ وضو والا پانی اپنے ہاتھوں اور چہروں پر ملنے لگے۔**

اب دیکھیں آنحضرت ﷺ کس قدر معرفت کی آنکھ سے اپنے صحابہ کی حرکتیں دیکھتے تھے اور ان کی تربیت فرماتے تھے۔ یہ ظاہری طور پر جو بزرگ لگے اس کے منہ کا پانی، اس کے ہاتھوں کا پانی اپنے چہرے پر ملنا یہ ایک رسم بھی ہو سکتی ہے جس کا حقیقی کوئی بھی معنی نہیں اور یہ رسمیں عام طور پر لوگوں کو حقیقت سے دور کر دیتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے پوچھا ایسا تم کس وجہ سے کر رہے ہو۔ کیا وجہ ہے کہ تم میرے وضو کے پانی کو اپنے چہرے پہ ملتے ہو۔ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم اللہ اور اس کے رسول سے واقعی محبت کرتے ہو، اب لفظ "واقعی" پر زور ہے سارا، اگر تم اللہ اور اس کے رسول سے واقعی محبت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کرے تو اس کے لئے تمہیں یہ کرنا چاہئے۔ اب یہ باتیں وہ بیان فرمائی ہیں کہ اس میں اتباع رسول آجاتی ہے ساری، محبت کا دعویٰ اور پانی ملنا اپنی ذات میں کوئی بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ فرماتے ہیں **"چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کرے تو اس کے لئے تمہیں یہ کرنا چاہئے کہ ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے حسن سلوک کرو۔"** یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا تربیت کا انداز تھا۔

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ ال محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ اب یہ وہ حدیث ہے جس کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو پکار کر کہتا ہے یقیناً اللہ فلاں سے محبت کرتا ہے تو تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ پھر جبریل اہل سماء میں منادی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ اس پر اہل سماء بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس شخص کے لئے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ یہی مضمون ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ پر اصلیت میں

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

صادق آتا ہے۔(۔) حضرت مسیح موعود کی مقبولیت جو دلوں میں ڈالی جا رہی ہے یہ اتفاقی حادثہ نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے نتیجے میں ہے(۔)

یہ روایت بھی بخاری کتاب الایمان سے لی گئی ہے۔ حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے 'اس کے باپ' اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو ایک سریہ کا امیر مقرر کر کے روانہ کیا۔ وہ ہر نماز میں قراءت کے آخر پر سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتا تھا۔(۔) صحابہ جب سریہ سے لوٹے تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا تھا۔ چنانچہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ میں سورہ اخلاص اس لئے پڑھتا ہوں کہ اس میں خدائے رحمٰن کی صفات کا ذکر ہے اس لئے مجھے اس کا پڑھنا بہت پسند ہے۔

خدائے رحمان کی صفات کا تو بے شمار ذکر ہے قرآن کریم میں مگر یہ سورہ اخلاص ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ ایسا مقام رکھتی ہے کہ جس کو غیروں نے بھی ہمیشہ رشک سے دیکھا ہے اور بڑے بڑے بد باطن اسلام کے مخالفوں نے بھی اس سورۃ پر رشک کیا ہے یا حسد کیا ہے مگر اس کی تعریف سے باز نہیں آسکے۔ تو یہ سورۃ رسول اللہ ﷺ کے صحابی کو محض اس لئے پیاری لگتی تھی کہ سورۃ اخلاص جیسا اخلاص کسی اور سورۃ میں ظاہر نہیں ہوتا۔ تو آپ نے منع نہیں فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ہر تلاوت کے بعد یہ ادا کرے۔ اگر وہ سورۃ الناس کی بھی تلاوت کرتا تھا تو پھر قل ھواللہ احد پھر بھی پڑھ دیتا تھا۔ اس سے یہ ضمنی مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ بعض دفعہ ایک انسان مثلاً کبھی بھول بھی جاتا ہے اور کوئی بعد کی سورۃ پہلے پڑھ لیتا ہے تو جو متشدد ملّانہ مزاج رکھتے ہیں وہ فوراً ٹوکتے ہیں کہ وہ پہلے آئی ہوئی ہے وہ پہلے پڑھنی چاہئے تھی' یہ بعد میں پڑھنی چاہئے تھی۔ مگر میں اسی حدیث سے استنباط کر کے کہتا ہوں کہ کوشش یہی کرنی چاہئے مگر بھول چوک بھی ہو جاتی ہے۔ اور اس حدیث سے ثابت ہے کہ اگر بھول کر کوئی سورۃ جو بعد میں آئی ہے وہ پہلے پڑھ دی جائے یا پہلے آئی ہے بعد میں پڑھ دی جائے تو اس سے کوئی ایسا نقصان نہیں ہے۔

بہرحال جب سریہ سے لوٹے تو اس کا یہ جواب ہے سننے والا۔ اس کا یہ جواب سن کر آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

اب یہ حدیث ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوالدرداء ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں اور اس کام کی محبت جو تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے اللہ! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان' اپنے اہل وعیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔**

یہ وہ دعا ہے جس کو حتی المقدور اصل الفاظ میں یاد کرنا ضروری ہے کیونکہ جو اصل الفاظ میں بغیر ترجمہ کے یہ دعا پڑھنے کا مزہ آتا ہے وہ بالکل اور ہی چیز ہے۔ اس لئے میں نے یہ حدیث سامنے رکھی ہوئی ہے اس کو میں پڑھ کے سناتا ہوں۔ حضرت ابوالدرداء ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کان من دعاء داؤد علیہ السلام۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک یہ دعا تھی۔ اللھم انی اسئل حبک اے میرے اللہ میں تیری محبت کی استدعا کرتا ہوں۔ وحب من یحبک اور اس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہو والعمل الذی یبلغنی حبک اور ایسے عمل کی درخواست کرتا ہوں کہ جو عمل کرنا مجھے تیری محبت میں بڑھا دے۔ اللھم اجعل حبک احب الیّ اے میرے اللہ! اپنی محبت مجھے زیادہ محبوب کر دے من نفسی اپنی جان سے والھلی اور اپنے اہل وعیال سے ومن الماء البارد اور ٹھنڈے پانی سے۔

ٹھنڈے پانی کا جو ذکر فرمایا گیا ہے مراد یہ ہے کہ جب پیاس سے جان کنی کی حالت ہو تو اس وقت سوائے ٹھنڈے پانی کے کوئی چیز تسکین نہیں دیتی۔ جو کوکاکولا کے شوقین ہیں ان کو بھی یہ تجربہ ہو سکتا ہے۔ جب پیاس سے جان نکلنے والی ہو بظاہر' اس وقت جو ٹھنڈے پانی کا مزہ ہے وہ بالکل ہی اور مزہ ہے تو من الماء البارد اس لئے فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی **اہم کام ہو اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔**

اس سے مجھے اپنا ایک دلچسپ واقعہ یاد آگیا۔ ابھی حال ہی میں میرے بچے کارنوال گئے ہوئے تھے سیر کے لئے۔ ایک زمانے میں مجھے بھی شوق تھا کہ انگلستان کے مختلف خوبصورت علاقوں کی سیر کروں۔ اس زمانے میں عیسائیوں کے ایک بڑی خاص ادا تھی ہوشیاری کی کہ وہ جو باہر سے آئے ہوئے طلباء ہوتے تھے ان کو پھنسانے کے لئے اچھی سیر گاہوں کے لئے ایک ہفتہ مفت ٹھہرنے کی دعوت دیا کرتے تھے اور باہر سے آنے والے طلباء کو پیسوں کی کمی ہوا کرتی تھی ان کو اور کیا چاہئے۔ تو ایک دعوت مجھے بھی ملی کہ Lands End جو کارنوال کے ایک کونے میں ہے' آخری کونہ ہے۔ اور Lands End وہاں ایک عیسائی عورت نے دعوت دی ہے کہ آپ میرے گھر ٹھہریں ایک ہفتہ کھانا' پینا' ٹھہرنا سب کچھ مفت ہوگا۔ تو مجھے اور کیا چاہئے تھا۔ میں نے فوراً حامی بھر دی اور چلا گیا۔ اب ان کی ہوشیاریاں بتاتا ہوں۔ جو طلباء آج کل بھی اس قسم کے جال میں پھنسائے جانے والے ہوں ان کو اس سے سبق لینا چاہئے۔ وہاں گیا تو جب کھانا شروع ہونے لگا تو اس نے منہ سے یوں یوں کر کے کچھ پڑھا اور میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی تو مجھے کہتی ہے آپ بے شک شروع کر دیں ہمیں تو حکم ہے جو کھانا Grace کے بغیر کھایا جائے وہ کھانا بے برکت ہوتا ہے اس لئے آپ کے دین میں تو یہ بات نہیں ہے آپ بے شک کھاتے رہیں ہمیں کیا فرق پڑتا ہے۔

میں نے اس سے کہا آپ کے ہاں صرف کھانے کا ذکر ہے؟ (دین) میں تو ہے کہ ہر کام جو بسم اللہ کے بغیر کیا جائے بے برکت ہوتا ہے۔ بوٹ پہنتے وقت بھی ہم بسم اللہ پڑھ لیتے ہیں' کپڑے بدلتے وقت بھی بسم اللہ پڑھتے ہیں۔ تو وہ بے چاری اتنی شرمندہ ہوئی کہ اس کو خیال تھا کہ اس بہانے سے وہ اپنے عزیزوں کو اور زیادہ (دین) سے دور اور عیسائیت کے قریب کرے گی۔ اپنے ایک داماد کو بھی اس نے وہاں بلایا ہوا تھا۔ اب اس نے جب میری بات سنی تو اس کا دل متاثر ہوا مگر مجھے یہ پتہ چل گیا تھا کہ اس عورت نے اب یہاں یہ مسئلہ نہیں چھیڑنا اور پسند نہیں کرے گی کہ اس کے داماد پہ میں اثر ڈالوں۔ تو میں اس کو لے کر سیر کے بہانے دور سمندر کے کنارے پہنچ جایا کرتا تھا اور ساحل پر بیٹھ کے اس کو بتایا کرتا تھا دیکھو (دین) کی یہ خوبی ہے' وہ خوبی ہے' وہ خوبی ہے' وہ بڑے شوق سے سنتا تھا اور اس عورت کو پتہ نہیں تھا کہ میں کیا باتیں کرتا ہوں۔ وہ سمجھتی تھی کہ ہم صرف سیر ہی کر رہے ہیں۔

بہرحال خرچہ تو اس نے اٹھایا ہی ہوا تھا' وعدہ کیا ہوا تھا سارے ہفتے کا کھانا پینا' اچھا کھانا کھاتے تھے وہ مفت ہمیں ملا اور مفت میں ایک (احمدی) بھی بن گیا۔ وہ لڑکا جو اس کا داماد تھا اس نے مجھے یاد ہے آخری دن مجھ سے کہا کہ اب اللہ بہتر جانتا ہے کہ میں تم سے دوبارہ ملاقات کر سکوں گا کہ نہیں مگر آج میں تمہارے ہاتھ پر ایک عہد کرتا ہوں کہ جو کچھ تم نے بیان کیا ہے بعینہٖ وہی میرا مذہب ہے۔ جو (۔) تم نے بیان کیا ہے مجھے یہ توفیق ملے نہ ملے کہ میں کھلم کھلا (دین حق) میں داخل ہوں یہ الگ مسئلہ ہے مگر تم میرے گواہ رہو کہ میں (احمدی) کی حالت میں ہوں اور اسی حالت میں تم سے جدا ہوں گا۔ اللہ تعالیٰ اسے غریق رحمت کرے۔ میں ہمیشہ اس کے لئے دعا کرتا ہوں یعنی جب بھی یاد آئے کہ اس کے دل میں سچائی تھی۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس کا کیا حال بنا مگر وہ ایسا تھا کہ اس کو (دین حق) سے سچی محبت ہو چکی تھی۔

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس

تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو" ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جنت کے باغ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا "ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں" آپ نے یہ بھی فرمایا کہ صبح اور شام کے وقت خصوصاً اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے اس کی قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ہے تو یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصور ہے۔ اس حدیث میں یا ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں انا عند ظن عبدی بی کہ میرا بندہ جو میرے متعلق ظن رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے ساتھ سلوک کرتا ہوں۔ فرمایا تو وہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصور ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ویسی ہی قدر کرتا ہے جیسی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔

یہ حدیث جس کا میں نے اشارۃً ذکر کیا تھا وہ اس لڑکے کی ساس کو جو میں نے سنائی تھی وہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو بھی اہم کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ اس میں صرف کھانے کی Grace کا ذکر نہیں بلکہ ہر کام سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند کرنا ضروری ہے۔ وہ جو میں نے الفاظ بیان کئے تھے انا عند ظن عبدی بی وہ دوسری حدیث میں ہیں یہ حدیث جو میں نے پڑھی ہے اس میں وہ نہیں ہیں۔ (۔) اگر کوئی چاہتا ہے کہ اپنی منزلت خدا کے ہاں معلوم کرے تو یہ دیکھے کہ اس کے ہاں خدا کی منزلت کیا ہے اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ اس سے سلوک کرتا ہے۔

ایک حدیث ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بہترین دعا الحمدللہ ہے۔ اس حدیث سے متعلق آپ کو پہلے بھی کئی دفعہ سنا چکا ہوں یہ بات یاد آجاتی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا کہ (۔) جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ وہ اعلان کرنے لگ گئے مدینے کی گلی گلی میں اعلان کیا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا جنت میں داخل ہو گیا۔ حضرت عمرؓ بہت زیادہ فہیم اور ذکی تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو انہوں نے گردن سے پکڑ لیا کہ یہ تم کیا اعلان کر رہے ہو خبردار جو ایسی بات کی۔ انہوں نے کہا خبردار مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے (۔) آپ کون ہوتے ہیں مجھے روکنے والے۔ اسی طرح گردن میں ہاتھ ڈالے ڈالے گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا تھا چھوڑ دو اس بے چارے کو۔ یہ ٹھیک ہے اعلان سے غلط فہمی ہو سکتی ہے لوگ سمجھیں گے کسی عمل کی ضرورت نہیں بس لا الہ الا اللہ کہہ دو اور سیدھا جنت میں چلے جاؤ۔

یہ وہ حدیثیں ہیں جو آج کے خطبے کے لئے میں نے چنی تھیں اب حضرت مسیح موعود (۔) کے اقتباسات ہیں جو کافی لمبے ہیں اس لئے میں نے دو حصوں میں تقسیم کر دیئے ہیں۔ اگر بچ گئے تو اگلا حصہ انشاء اللہ اگلے خطبہ میں بیان کر دیا جائے گا۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں" کیا ملتے ہیں۔ جب نفس پاک ہو جائے تو برکات، انعام، معارف، حقائق اور کشوف یہ ملتے ہیں۔ "جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں کھویا نہ جائے" اس لئے کشوف اور الہام کی خواہش نہ کرو بلکہ اتباع کی فکر کرو۔ اگر آنحضرت ﷺ کی اتباع کی فکر کرو گے تو اس کے نتیجے میں از خود خدا تعالیٰ کی طرف سے کشوف و الہام، رؤیاء مبارکہ وغیرہ سب تم پر اتریں گے۔

اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے۔ (۔) یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ یہ فرمایا اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو پھر اللہ تم سے محبت کرے گا۔ "اور خدا تعالیٰ کے اس دعویٰ کی عملی اور زندہ دلیل میں ہوں۔" یہ حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں۔ "اور خدا تعالیٰ کے اس دعویٰ کی عملی اور زندہ دلیل ہوں۔ ان نشانات کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کے محبوبوں اور ولیوں کے قرآن شریف میں مقرر ہیں مجھے شناخت کرو۔"

(ملفوظات جلد اول ص 195، 196)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا اس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔" "اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا" یہاں پیار کرنے پہ زور ہے۔ اس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت ﷺ کی پیروی کرے۔ "چنانچہ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبت الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا انس و شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔ تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تب جذبات نفسانیہ پر وہ غالب آجاتا ہے اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔

یہ تو کسب اور سلوک کی ہم نے ایک مثال بیان کی ہے لیکن بعض اشخاص ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے مدارج میں کسب اور سلوک اور مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں بلکہ ان کی شکم مادر میں ہی ایک ایسی بناوٹ ظاہر ہوتی ہے کہ فطرتاً بغیر ذریعہ کسب اور سعی اور مجاہدہ کے وہ خدا سے محبت کرتے ہیں۔" اس بات کو خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ حمل کے دوران بلکہ اس سے پہلے بھی یہ دعائیں کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں جو بیٹا پیدا کرے یا بیٹی پیدا کرے وہ خدا سے محبت کرنے والا ہو، خدا سے محبت کرنے والی ہو۔ یہ دعائیں حضرت رسول کریم ﷺ نے سکھائی ہیں۔ پیدائش سے پہلے بھی اور حمل کے دوران بھی اور فرمایا ہے کہ اس کا بچے پر اثر پڑتا ہے اونچی آواز سے جو تم لوگ باتیں کرتے ہو اس کا بچے پر اثر پڑتا ہے۔

اب سائنس دانوں نے اس بات کو دریافت کر لیا ہے جو بات چودہ سو سال پہلے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تھی کہ حمل کے دوران اگر تم بیوی سے سختی سے بولو گے تو بچہ واقعی لرزتا ہے اندر۔ انہوں نے ایکسریز وغیرہ کے ذریعہ یہ کروا کے دیکھا ہے۔ وہ بچہ کانپ جاتا ہے اور اسی قسم کی بہت سی مثالیں بیان کی ہیں لیکن بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے مدارج میں کسب اور سلوک اور مجاہدہ کو کچھ دخل نہیں بلکہ ان کے شکم مادر میں ہی ایک ایسی بناوٹ ہوتی ہے۔" وہ شکم مادر میں جو بناوٹ ہوتی ہے وہ ان باتوں کی وجہ سے جو میں بیان کر رہا ہوں، اس لئے ہو جاتی ہے ورنہ ہر بچہ ویسے فطرت پر ہی پیدا ہوتا ہے مگر فطرت پر پیدا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ کی بے انتہاء محبت دل میں اس فطرت صحیحہ کے اوپر جوش مارے یہ بات جو ہے یہ اس ذریعے سے ہے جو رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں "فطرتاً بغیر ذریعہ کسب اور سعی اور مجاہدہ کے وہ خدا سے محبت کرتے ہیں اور اس کے رسول یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ایسا ان کو روحانی تعلق ہو جاتا ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اور پھر جیسا جیسا ان پر زمانہ گزرتا ہے وہ اندرونی آگ عشق اور محبت الٰہی کی بڑھتی جاتی ہے اور ساتھ ہی محبت رسول کی آگ ترقی پکڑتی ہے اور ان تمام امور میں خدا ان کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اور جب وہ محبت اور عشق کی آگ انتہاء تک پہنچ جاتی ہے تب وہ نہایت بے قراری اور دردمندی سے چاہتے ہیں کہ خدا کا جلال زمین پر ظاہر ہو اور اسی میں ان کی لذت اور یہی ان کا آخری مقصد ہوتا ہے۔"

اب زمانہ ایسا ہے جس میں جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے سب دنیا میں بہت کامیاب (دعوت الی اللہ) کر رہی ہے اور ایک کروڑ کا نظارہ تو آپ دیکھ چکے ہیں۔ دعا

کریں اگلے سال اللہ تعالیٰ ہم سب کو دو کروڑ کا نظارہ بھی دکھائے۔

مگر مشکل یہ ہے کہ یہ ایک کروڑ بھی (۔) ہضم نہیں ہو رہے۔ بہت مشکل پڑی ہوئی ہے نتیجۃً وہ انتقام کی آگ میں جل کر احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ کسی بہانے سے احمدیوں کو تکلیف پہنچائیں۔ اب جو نیا دور آیا ہے اس میں جو بھی ایڈمنسٹریٹر ہیں ان کی دل کی سچائی حقیقت میں اس بات سے پہچانی جائے گی۔ اگر اب بھی احمدیوں کو دہشت گردی کی کورٹ میں اس جرم میں بھیجا جائے گا کہ لاالہ الا اللہ کہتے ہیں تو وہ تو محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ بہر حال کہتے چلے جائیں گے کوئی دنیا کی طاقت ان کو اس بات سے باز نہیں رکھ سکتی۔

اس لئے آئندہ دنوں کا میں بڑے غور سے مطالعہ کر رہا ہوں۔ اگر جو بیانات ہیں وہ سچے ہیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ وہاں احمدیوں کے حالات اچھے کر دے گا۔ جب حالات اچھے ہو جائیں گے تو پھر جھوٹ بول بول کے یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ شکر کریں حالات اچھے ہو جائیں گے۔ وہیں پھر بجائے اس کے کہ یہ دعا کریں کہ آپ یہاں آئیں یہ دعا کریں کہ میں وہاں چلا جاؤں۔ تو یہ بھی ایک حکمت کی بات ہے اور ثابت ہو جائے کہ احمدیوں کو دنیا کی کوئی لالچ نہیں تھی بلکہ امام کے قریب ہونے کا شوق تھا۔ جو کچھ **خدا نے دنیاوی فضل کئے ہیں وہ الگ ہیں وہ ہو چکے ہیں لیکن آئندہ یہ فضل زیادہ شان سے ظاہر ہونا چاہئے اور اہل ربوہ کی چیخ پکار بھی سنی جائے۔ اللہ ان کے دن بھی پھیرے اور ہم سب کو پوری شان کے ساتھ ربوہ میں واپس کرے۔**

چنانچہ یہ جو (دعوت الی اللہ) کے ذریعہ ہم پھیلتے ہیں اس میں ہرگز یہ مراد نہیں کہ عددی برکت ہو کیونکہ عددی برکت تو مسلمانوں میں 'پاکستان میں ہی دس کروڑ سے زیادہ مسلمان ہیں۔ عدد کوئی چیز نہیں جب تک اس کے ساتھ حقیقت وابستہ نہ ہو۔ اس لئے اس ارادے سے (دعوت الی اللہ) کریں کہ "خدا کا جلال زمین پر ظاہر ہو اور اسی میں ان کی لذت اور یہی ان کا آخری مقصد ہوتا ہے۔ تب ان کے لئے زمین پر خدا تعالیٰ کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کسی کے لئے اپنے عظیم الشان نشان ظاہر نہیں کرتا اور کسی کو آئندہ زمانہ کی عظیم الشان خبریں نہیں دیتا مگر انہی کو جو اس کے عشق اور محبت میں محو ہوتے ہیں اور اس کی توحید اور جلال کے ظاہر ہونے کے ایسے خواہاں ہوتے ہیں کہ جیسا کہ وہ خود ہوتا ہے۔ یہ بات انہیں سے مخصوص ہے کہ حضرت الوہیت کے خاص اسرار ان پر ظاہر ہوتے ہیں اور غیب کی باتیں کمال صفائی سے ان پر منکشف کی جاتی ہیں اور یہ خاص عزت دوسرے کو نہیں دی جاتی۔"

(حقیقۃ الوحی 'روحانی خزائن جلد 22 مطبوعہ لندن ص 67 '68)

پھر حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں "خدا کے ساتھ محبت کرنے سے کیا مراد ہے۔ یہی کہ اپنے والدین 'جورو' اپنی اولاد 'اپنے نفس غرض ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیا جائے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے (۔) یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو کہ جیسا تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو۔"

اب یہاں حضرت مسیح موعود (۔) نے ایک خاص نکتہ پیش فرمایا ہے۔ "اب یہاں یہ امر بھی غور طلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تعلیم نہیں دی کہ تم خدا کو باپ کہا کرو۔ کیونکہ عیسائیوں نے باپ کہہ کر ٹھوکر کھائی تھی اور باپ کے نتیجے میں حضرت عیسیٰؑ کو گویا واقعۃً جسمانی بیٹا سمجھنے لگ گئے تھے۔ "یہ تعلیم نہیں دی کہ تم خدا کو باپ کہا کرو بلکہ اس لئے یہ سکھایا ہے کہ نصاریٰ کی طرح دھوکہ نہ لگے اور خدا کو باپ کر کے پکارا نہ جائے اور اگر کوئی کہے کہ پھر باپ سے کم درجہ کی محبت ہوئی تو اس اعتراض کے رفع کرنے کے لئے فرمایا او اشد ذکرا۔ باپ سے زیادہ ذکر کیا کرو۔ او اشد ذکرا میں یہ مراد نہیں ہے کہ یا یہ کرو یا وہ کرو' یہ ایک محاورہ ہے کہ جب ہم باپ کے ساتھ محبت کہتے ہیں 'باپ کی طرح محبت کرو' باپ سے نہ کہو تو مراد یہ ہے کہ باپ سے جو محبت ہے اس سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ محبت کیا کرو۔ چنانچہ حضرت داؤد کی جو دعا رسول اللہ ﷺ مانگا کرتے تھے اس میں اسی قسم کی محبت کا ذکر ہے۔

اب چونکہ پانچ منٹ رہ گئے ہیں اور نماز بھی پڑھنی ہے اس لئے یہ سارا مضمون اگلے خطبہ کے لئے رکھ لیتے ہیں۔ شاید اس سے بھی آگے چلے مگر دیکھتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 3۔ دسمبر 1999ء)

وہ صفات الٰہیہ کا ایک مصفا آئینہ ہے

برکاتِ قرآن کریم

از تحریرات حضرت مسیح موعود

خدا کی محبت دل میں بیٹھتی ہے

یہ چشم دید اور ذاتی تجربہ ہے کہ قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ کی سچی پیروی میں جو اخلاص اور صدق قدم سے ہو یہ خاصیت ہے کہ آہستہ آہستہ خدائے وحدہ لاشریک کی محبت دل میں بیٹھتی جاتی ہے اور کلام الٰہی کی روحانی طاقت انسانی روح کو ایک نور بخشتی ہے۔ جس سے اس کی آنکھ کھلتی ہے اور انجام کار عالم ثانی کے عجائبات اس کو دکھائی دیتے ہیں۔ پس اس دن سے اس کو علم الیقین کے طور پر پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے اور پھر وہ یقین ترقی کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ علم الیقین سے عین الیقین تک پہنچتا ہے اور پھر عین الیقین سے حق الیقین تک پہنچ جاتا ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 423)

ایمان کو قوت عطا ہوتی ہے

جو شخص قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لاتا ہے پہلے اس کو تزکیہ نفس حاصل نہیں ہوتا۔ اور کئی قسم کے گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ پھر خدا کی رحمت اس کو دستگیری کرتی ہے اور خارق عادت طریقوں سے اس کے ایمان کو قوت دی جاتی ہے اور جیسا کہ قرآن شریف میں وعدہ ہے کہ لھم البشریٰ (۔) یعنی ایمان داروں کو خدا کی طرف سے بشارتیں ملتی رہتی ہیں ایسا ہی وہ بھی اپنی ذات کے متعلق کئی قسم کی بشارتیں پاتا رہتا ہے اور جیسے جیسے ان بشارتوں سے اس کا ایمان قوی ہوتا جاتا ہے ویسے ویسے وہ گناہ سے پرہیز کرتا اور نیکیوں کی طرف حرکت کرتا ہے۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 423)

متبعین قرآن کو نور عطا کیا جاتا ہے

جب انسان فرقان مجید کی سچی متابعت اختیار کرتا ہے اور اپنے نفس کو اس کے امر و نہی کے بکلّی حوالہ کر دیتا ہے اور کامل محبت اور اخلاص سے اس کی ہدایتوں میں غور کرتا ہے اور کوئی اعراض صوری یا معنوی باقی نہیں رہتا۔ تب اس کی نظر اور فکر کو حضرت فیاض مطلق کی طرف سے ایک نور عطا کیا جاتا ہے اور ایک لطیف عقل اس کو بخشی جاتی ہے۔ جس سے عجیب غریب لطائف اور نکات علم الٰہی کے جو کلام الٰہی میں پوشیدہ ہیں اس پر کھلتے ہیں اور ابر نیساں کے رنگ میں معارف دقیقہ اس کے دل پر برستے ہیں۔ وہی معارف دقیقہ ہیں جن کو فرقان مجید میں حکمت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے یؤتی الحکمہ" (۔) یعنے خدا جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی ہے یعنی حکمت خیر کثیر پر مشتمل ہے اور جس نے حکمت پائی اس نے خیر کثیر کو پالیا۔ سو یہ علوم و معارف جو دوسرے لفظوں میں حکمت کے نام سے موسوم ہیں یہ خیر کثیر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بحر محیط کے رنگ میں ہیں جو کلام الٰہی کے تابعین کو دیئے جاتے ہیں اور ان کے فکر اور نظر میں ایک ایسی برکت رکھی جاتی ہے جو اعلیٰ درجہ کے حقائق حقہ ان کے نفس آئینہ صفت پر منعکس ہوتے رہتے ہیں اور کامل صداقتیں ان پر منکشف ہوتی رہتی ہیں۔ اور تائیدات الٰہیہ ہریک تحقیق اور تدقیق کے وقت کچھ ایسا سامان ان کے لئے میسر کر دیتی ہیں جس سے بیان ان کا ادھورا اور ناقص نہیں رہتا اور نہ کچھ غلطی واقعہ ہوتی ہے۔ سو جو جو علوم و معارف و دقائق حقائق و لطائف و نکات و ادلّہ و براہین ان کو سوجھتے ہیں وہ اپنی کمیت اور کیفیت میں ایسے مرتبہ کاملہ پر واقع ہوتے ہیں کہ جو خارق عادت ہے اور جس کا موازنہ اور مقابلہ دوسرے لوگوں سے ممکن نہیں کیونکہ وہ اپنے آپ ہی نہیں بلکہ تفہیم غیبی اور تائید صمدی ان کی پیش رو ہوتی ہے۔ اور اسی تفہیم کی طاقت سے وہ اسرار اور انوار قرآنی ان پر کھلتے ہیں کہ جو صرف عقل کی دود آمیز روشنی سے کھل نہیں سکتے۔ اور یہ علوم و معارف جو ان کو عطا ہوتے ہیں جن سے ذات اور صفات الٰہی کے متعلق اور عالم معاد کی نسبت لطیف اور باریک باتیں اور نہایت عمیق حقیقتیں ان پر ظاہر ہوتی ہیں یہ ایک روحانی خوارق ہیں کہ جو بالغ نظروں کی نگاہوں میں جسمانی خوارق سے اعلیٰ اور الطف ہیں بلکہ غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ عارفین اور اہل اللہ کا قدر و منزلت دانشمندوں کی نظر میں انہیں خوارق سے معلوم ہوتا ہے اور وہی خوارق ان کی منزلت عالیہ کی زینت اور آرائش اور ان کے چہرہ صلاحیت کی زیبائی اور خوبصورتی ہیں کیونکہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ علوم و معارف حقہ کی ہیبت سب سے زیادہ اس پر اثر ڈالتی ہے اور صداقت اور معرفت ہریک چیز سے زیادہ اس کو پیاری ہے اور اگر ایک زاہد عابد ایسا فرض کیا جائے کہ صاحب

مکاشفات ہے اور اخبار غیبیہ بھی اسے معلوم ہوتے ہیں اور ریاضات شاقہ بھی بجالاتا ہے اور کئی اور قسم کے خوارق بھی اس سے ظہور میں آتے ہیں۔ مگر علم الٰہی کے بارہ میں سخت جاہل ہے۔ یہاں تک کہ حق اور باطل میں تمیز ہی نہیں کر سکتا بلکہ خیالات فاسدہ میں گرفتار اور عقائد غیر صحیحہ میں مبتلا ہے ہریک بات میں خام اور ہریک رائے میں فاش غلطی کرتا ہے تو ایسا شخص طبائع سلیمہ کی نظر میں نہایت حقیر اور ذلیل معلوم ہوگا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ جس شخص سے دانا انسان کو جہالت کی بدبو آتی ہے اور کوئی احمقانہ کلمہ اس کے منہ سے سن لیتا ہے تو فی الفور اس کی طرف سے دل متنفر ہو جاتا ہے اور پھر وہ شخص عاقل کی نظر میں کسی طور سے قابل تعظیم نہیں ٹھہر سکتا اور گو کیسا ہی زاہد عابد کیوں نہ ہو کچھ حقیر سا معلوم ہوتا ہے پس انسان کی اس فطرتی عادت سے ظاہر ہے کہ خوارق روحانی یعنی علوم، معارف اس کی نظر میں اہل اللہ کے لئے شرط لازمی اور اکابر دین کی شناخت کے لئے علامات خاصہ اور ضروریہ ہیں۔ پس یہ علامتیں فرقان شریف کی کامل تابعین کو اکمل اور اتم طور پر عطا ہوتی ہیں اور باوجودیکہ ان میں سے اکثروں کی سرشت پر امیت غالب ہوتی ہے اور علوم رسمیہ کو باستیفا حاصل نہیں کیا ہوتا لیکن نکات اور لطائف علم الٰہی میں اس قدر اپنے ہمعصروں سے سبقت

لے جاتے ہیں کہ بسا اوقات بڑے بڑے مخالف ان کی تقریروں کو سن کر یا ان کی تحریروں کو پڑھ کر اور دریائے حیرت میں پڑ کر بلا اختیار بول اٹھتے ہیں کہ ان کے علوم و معارف ایک دوسرے عالم سے ہیں جو تائیدات الٰہی کے رنگ خاص سے رنگین ہیں اور اس کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ اگر کوئی منکر بطور مقابلہ کے الٰہیات کے مباحث میں سے کسی بحث میں ان کی محققانہ اور عارفانہ تقریروں کے ساتھ کسی تقریر کا مقابلہ کرنا چاہے تو اخیر پر بشرط انصاف و دیانت اس کو اقرار کرنا پڑے گا کہ صداقت حقہ اسی تقریر میں تھی جو ان کے منہ سے نکلی تھی اور جیسے جیسے بحث عمیق ہوتی جائے گی بہت سے لطیف اور دقیق براہین ایسے نکلتے آئیں گے جن سے روز روشن کی طرح ان کا سچا ہونا کھلتا جائے گا۔

(براہین احمدیہ چہار حصص روحانی خزائن جلد نمبر1 حاشیہ در حاشیہ نمبر3 ص533 تا 536)

حفظ الٰہی

ازاں جملہ ایک عصمت بھی ہے جس کو حفظ الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور یہ عصمت بھی فرقان مجید کے کامل تابعین کو بطور خارق عادت عطا ہوتی ہے۔ اور اس جگہ عصمت سے مراد ہماری یہ ہے کہ وہ ایسی نالائق اور مذموم عادات اور خیالات اور اخلاق اور افعال سے محفوظ رکھے جاتے ہیں جن میں دوسرے لوگ دن رات آلودہ اور ملوث نظر آتے ہیں اور اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمت الٰہیہ جلد تر ان کا تدارک کر لیتی ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ عصمت کا مقام نہایت نازک اور نفس امارہ کے مقتضیات سے نہایت دور پڑا ہوا ہے جس کا حاصل ہونا بجز توجہ خاص الٰہی کے ممکن نہیں مثلاً اگر کسی کو یہ کہا جائے کہ وہ صرف ایک کذب اور دروغ گوئی کی عادت سے اپنے جمیع معاملات اور بیانات اور حرفوں اور پیشوں میں قطعی طور پر باز رہے تو یہ اس کے لئے مشکل اور ممتنع ہو جاتا ہے۔ بلکہ اگر اس کام کے کرنے کے لئے کوشش اور سعی بھی کرے تو اس قدر موانع اور عوائق اس کو پیش آتے ہیں کہ بالآخر خود اس کا یہ اصول ہو جاتا ہے کہ دنیا داری میں جھوٹ اور خلاف گوئی سے پرہیز کرنا ناممکن ہے۔ مگر ان سعید لوگوں کے لئے کہ جو

سچی محبت اور پرجوش ارادت سے فرقان مجید کی ہدایتوں پر چلنا چاہتے ہیں۔ صرف یہی امر آسان نہیں کیا جاتا کہ وہ دروغ گوئی کی قبیح عادت سے بانو رہیں بلکہ وہ ہر ناکردنی اور ناگفتنی کے چھوڑنے پر قادر مطلق سے توفیق پاتے ہیں اور خدائے تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ سے ایسی تقریبات شنیعہ سے ان کو محفوظ رکھتا ہے جن سے وہ ہلاکت کے ورطوں میں پڑیں۔ کیونکہ وہ دنیا کا نور ہوتے ہیں اور ان کی سلامتی میں دنیا کی سلامتی اور ان کی ہلاکت میں دنیا کی ہلاکت ہوتی ہے۔

اسی جہت سے وہ اپنے ہریک خیال اور علم اور فہم اور غضب اور شہوت اور خوف اور طمع اور تنگی اور فراخی اور خوشی اور غمی اور عسر اور یسر میں تمام نالائق باتوں اور فاسد خیالوں اور نادرست علموں اور ناجائز عملوں اور بیجا فہموں اور ہریک افراط اور تفریط نفسانی سے بچائے جاتے ہیں اور کسی مذموم بات پر ٹھہرنا نہیں پاتے کیونکہ خود خداوند کریم ان کی تربیت کا متکفل ہوتا ہے۔ اور جس شاخ کو ان کے شجرہ طیبہ میں خشک دیکھتا ہے۔ اس کو فی الفور اپنے مربیانہ ہاتھ سے کاٹ ڈالتا ہے اور حمایت الٰہی ہر دم اور ہر لحظہ ان کی نگرانی کرتی رہتی ہے۔ اور یہ نعمت محفوظیت کی جو ان کو عطا ہوتی ہے۔ یہ بھی بغیر ثبوت نہیں بلکہ زیرک انسان کسی قدر صحبت سے اپنی پوری تسلی سے اس کو معلوم کر سکتا ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد1 حاشیہ در حاشیہ نمبر3 ص536، 537)

مقام توکل

ازانجملہ ایک مقام توکل ہے۔ جس پر نہایت مضبوطی سے ان کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے غیر کو وہ چشمۂ صافی ہرگز میسر نہیں آسکتا بلکہ انہیں کے لئے وہ خوشگوار اور موافق کیا جاتا ہے اور نور معرفت ایسا ان کو تھامے رہتا ہے کہ وہ بسا اوقات طرح طرح کی بے سامانی میں ہو کر اور اسباب عادیہ سے بکلّی اپنے تئیں دور پا کر پھر بھی ایسی بشاشت اور انشراح خاطر سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ایسی خوشحالی سے دنوں کو کاٹتے ہیں کہ گویا ان کے پاس ہزارہا خزائن ہیں۔ ان کے چہروں پر تونگری کی تازگی نظر آتی ہے اور صاحب دولت ہونے کی مستقل مزاجی دکھائی دیتی ہے اور تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ دلی اور یقین کامل اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ سیرت ایثار ان کا مشرب ہوتا ہے اور خدمت خلق ان کی عادت ہوتی ہے اور کبھی انقباض ان کی حالت میں راہ نہیں پاتا اگرچہ سارا جہان ان کا عیال ہو جائے اور فی الحقیقت خدائے تعالیٰ کی ستاری مستوجب شکر ہے جو ہر جگہ ان کی پردہ پوشی کرتی ہے اور قبل اس کے جو کوئی آفت فوق الطاقت نازل ہو ان کو دامن عاطفت میں لے لیتی ہے کیونکہ ان کے تمام کاموں کا خدا متولی ہوتا ہے۔ جیساکہ اس نے آپ ہی فرمایا ہے **وھو یتولی الصالحین** لیکن دوسروں کو دنیاداری کے دل آزار اسباب میں چھوڑا جاتا ہے اور وہ خارق عادت سیرت جو خاص ان لوگوں کے ساتھ ظاہر کی جاتی ہے کسی دوسرے کے ساتھ ظاہر نہیں کی جاتی۔ اور یہ خاصہ ان کا بھی صحبت سے بہت جلد ثابت ہو سکتا ہے۔

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد1 حاشیہ در حاشیہ نمبر3 ص538)

مقام محبت ذاتی

ازانجملہ ایک مقام محبت ذاتی کا ہے جس پر قرآن شریف کے کامل متبعین کو قائم کیا جاتا ہے۔ اور ان کے رگ و ریشہ میں اس قدر محبت الٰہیہ تاثیر کر جاتی ہے کہ ان کے وجود کی حقیقت بلکہ ان کی جان کی جان ہو جاتی ہے اور محبوب حقیقی سے ایک عجیب طرح کا پیار ان کے دلوں میں جوش مارتا ہے اور ایک خارق عادت انس اور شوق ان کے قلوب صافیہ پر مستولی ہو جاتا ہے کہ جو غیر سے بکلّی منقطع اور گسستہ کر دیتا ہے اور آتش عشق الٰہی ایسی افروختہ ہوتی ہے کہ جو ہم صحبت لوگوں کو اوقات خاصہ میں بدیہی طور پر مشہود اور محسوس ہوتی ہے بلکہ اگر محبان صادق اس جوش محبت کو کسی حیلہ اور تدبیر سے پوشیدہ رکھنا بھی چاہیں تو یہ ان کے لئے غیر ممکن ہو جاتا ہے۔ جیسے عشاق مجازی کے لئے بھی یہ بات غیر ممکن ہے کہ وہ اپنے محبوب کی محبت کو جس کے دیکھنے کے لئے دن رات مرتے ہیں اپنے رفیقوں اور ہم صحبتوں سے چھپائے رکھیں بلکہ وہ عشق جو ان کے کلام اور ان کی صورت اور ان کی آنکھ اور ان کی وضع اور ان کی فطرت میں گھس گیا ہے اور ان کے بال بال سے مترشح ہو رہا ہے وہ ان کے چھپانے سے ہرگز چھپ ہی نہیں سکتا۔ اور ہزار چھپائیں کوئی نہ کوئی نشان اس کا نمودار ہو جاتا ہے اور سب سے بزرگ تر ان کے صدق قدم کا نشان یہ ہے کہ وہ اپنے محبوب حقیقی کو ہریک چیز پر اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اگر آلام اس کی طرف سے پہنچیں تو محبت ذاتی کے غلبہ سے برنگ انعام ان کو مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور عذاب کو شربت عذب کی طرح سمجھتے ہیں۔ کسی تلوار کی تیز دھار ان میں اور ان کے محبوب میں جدائی نہیں ڈال سکتے اور کوئی بلیہ عظمیٰ ان کو اپنے اس پیارے کی یادداشت سے روک نہیں سکتے اسی کو اپنی جان سمجھتے ہیں اور اسی کی محبت میں لذات پاتے اور اسی کی ہستی کو ہستی خیال کرتے ہیں اور اسی کے ذکر کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دیتے ہیں۔ اگر چاہتے ہیں تو اسی کو' اگر آرام پاتے ہیں تو اسی سے۔ تمام عالم میں اسی کو رکھتے ہیں اور اسی کے ہو رہتے ہیں۔ اسی کے لئے جیتے ہیں۔ اسی کے لئے مرتے ہیں۔ عالم میں رہ کر پھر بے عالم ہیں اور باخود ہو کر پھر بیخود ہیں نہ عزت سے کام رکھتے ہیں نہ نام سے نہ اپنی جان سے نہ اپنے آرام سے بلکہ سب کچھ ایک کے لئے کھو بیٹھتے ہیں اور ایک کے پانے کے لئے سب کچھ دے ڈالتے ہیں۔ لایدرک آتش سے جلتے جاتے ہیں اور کچھ بیان نہیں کر سکتے کہ کیوں جلتے ہیں۔ اور تفہیم اور تفہم سے صم بکم ہوتے ہیں اور ہریک مصیبت اور ہریک رسوائی کے سہنے کو طیار رہتے ہیں اور اس سے لذت پاتے ہیں۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد1 حاشیہ در حاشیہ نمبر3 ص539، 540)

اخلاق فاضلہ

ازانجملہ اخلاق فاضلہ ہیں جیسے سخاوت شجاعت ایثار علوّ ہمت وفور شفقت حلم حیا مودّت یہ تمام اخلاق بھی بوجہ احسن اور انسب انہیں سے صادر ہوتے ہیں۔ اور وہی لوگ بہ یمن متابعت قرآن شریف وفاداری سے اخیر عمر تک ہریک حالت میں ان کو بخوبی و شائستگی انجام دیتے ہیں اور کوئی انقباض خاطر ان کو ایسا پیش نہیں آتا کہ جو اخلاق حسنہ کے کما ینبغی صادر ہونے سے ان کو روک سکے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو کچھ خوبی علمی یا عملی یا اخلاقی انسان سے صادر ہو سکتی ہے وہ صرف انسانی طاقتوں سے صادر نہیں ہو سکتی بلکہ اصل موجب اس کے صدور کا فضل الٰہی ہے۔ پس چونکہ یہ لوگ سب سے زیادہ مورد فضل الٰہی ہوتے ہیں اس لئے خود خداوند کریم اپنے تفضلات نامتناہی سے تمام خوبیوں سے ان کو متمتع کرتا ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ حقیقی طور پر بجز خدائے تعالیٰ کے اور کوئی نیک نہیں تمام اخلاق فاضلہ اور تمام نیکیاں اسی کے لئے مسلم ہیں۔ پھر جس قدر کوئی اپنے نفس اور ارادت سے فانی ہو کر اس ذات خیر محض کا قرب حاصل کرتا ہے اسی قدر اخلاق الٰہیہ اس کے نفس پر منعکس ہوتی ہیں۔ پس بندہ کو جو جو خوبیاں اور سچی تہذیب حاصل ہوتی ہے وہ خدا ہی کے قرب سے حاصل ہوتی ہے اور ایسا ہی چاہئے تھا کیونکہ مخلوق فی ذاتہٖ کچھ چیز نہیں ہے سو اخلاق فاضلہ الٰہیہ کا انعکاس انہیں کے دلوں پر ہوتا ہے کہ جو لوگ قرآن شریف کا کامل اتباع اختیار کرتے ہیں اور تجربہ صحیحہ بتلا سکتا ہے کہ جس مشرب صافی اور روحانی ذوق اور محبت کے بھرے ہوئے جوش سے اخلاق فاضلہ ان سے صادر ہوتے ہیں اس کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی اگرچہ منہ سے ہریک شخص دعویٰ کر سکتا ہے اور لاف و گزاف کے طور پر ہریک کی زبان چل سکتی ہے مگر جو تجربہ صحیحہ کا تنگ دروازہ ہے اس دروازہ سے سلامت نکلنے والے یہی لوگ ہیں اور دوسرے لوگ اگر کچھ اخلاق فاضلہ ظاہر کرتے بھی ہیں تو تکلف اور تصنع

سے ظاہر کرتے ہیں اور اپنی آلودگیوں کو پوشیدہ رکھ کر اور اپنی بیماریوں کو چھپا کر اپنی جھوٹی تہذیب دکھلاتے ہیں اور ادنیٰ ادنیٰ امتحانوں میں ان کی قلعی کھل جاتی ہے اور تکلف اور تصنع اخلاق فاضلہ کے ادا کرنے میں اکثر وہ اس لئے کرتے ہیں کہ اپنی دنیا اور معاشرت کا حسن انتظام وہ اسی میں دیکھتے ہیں اور اگر اپنی اندرونی آلائشوں کی ہر جگہ پیروی کریں تو پھر مہمات معاشرت میں خلل پڑتا ہے۔ اور اگرچہ بقدر استعداد فطرتی کے کچھ تخم اخلاق کا ان میں بھی ہوتا ہے مگر وہ اکثر نفسانی خواہشوں کے کانٹوں کے نیچے دبا رہتا ہے اور بغیر آمیزش اغراض نفسانی کے خالصاً للہ ظاہر نہیں ہوتا چہ جائیکہ اپنے کمال کو پہنچے اور خالصاً للہ انہیں میں وہ تخم کمال کو پہنچتا ہے کہ جو خدا کے ہو رہتے ہیں اور جن کے نفوس کو خدائے تعالیٰ غیریت کی لوث سے بکلی خالی پاکر خود اپنے پاک اخلاق سے بھر دیتا ہے اور ان کے دلوں میں وہ اخلاق ایسے پیارے کر دیتا ہے جیسے وہ اس کو آپ پیارے ہیں پس وہ لوگ فانی ہونے کی وجہ سے تخلق باخلاق اللہ کا ایسا مرتبہ حاصل کر لیتے ہیں کہ گویا وہ خدا کا ایک آلہ ہو جاتے ہیں جس کی توسط سے وہ اپنے اخلاق ظاہر کرتا ہے اور ان کو بھوکے اور پیاسے پاکر وہ آب زلال ان کو اپنے اس خاص چشمہ سے پلاتا ہے جس میں کسی مخلوق کو علیٰ وجہ الاصالت اس کے ساتھ شرکت نہیں۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3 ص 540 تا 542)

عبودیت

منجملہ ان عطیات کے ایک کمال عظیم جو قرآن شریف کے کامل تابعین کو دیا جاتا ہے عبودیت ہے یعنی وہ باوجود بہت سے کمالات کے ہر وقت نقصان ذاتی اپنا پیش نظر رکھتے ہیں۔ اور بشہود کبریائی حضرت باری تعالیٰ ہمیشہ تذلل اور نیستی اور انکسار میں رہتے ہیں اور اپنی اصل حقیقت کو ذلت اور مفلسی اور ناداری اور پر تقصیری اور خطاداری سمجھتے ہیں۔ اور ان تمام کمالات کو جو ان کو دیئے گئے ہیں اس عارضی روشنی کی مانند سمجھتے ہیں جو کسی وقت آفتاب کی طرف سے دیوار پر پڑتی ہے جس کو حقیقی طور پر دیوار سے کچھ بھی علاقہ نہیں ہوتا اور لباس مستعار کی طرح معرض زوال میں ہوتی ہے پس وہ تمام خیر و خوبی خدا ہی میں محصور رکھتے ہیں اور تمام نیکیوں کا چشمہ اسی کی ذات کامل کو قرار دیتے ہیں اور صفات الٰہیہ کے کامل شہود سے ان کے دل میں حق الیقین کے طور پر بھر جاتا ہے کہ ہم کچھ چیز نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے وجود اور ارادہ اور خواہش سے بکلی کھوئے جاتے ہیں اور عظمت الٰہی کا پرجوش دریا ان کے دلوں پر ایسا محیط ہو جاتا ہے کہ ہزارہا طور کی نیستی ان پر وارد ہو جاتی ہے اور شرک خفی کے ہر یک رگ و ریشہ سے بکلی پاک اور منزہ ہو جاتے ہیں۔ (ایضاً ص 542)

خداشناسی

اور منجملہ ان عطیات کے ایک یہ ہے کہ ان کی معرفت اور خداشناسی بذریعہ کشوف صادقہ اور علوم لدنیہ والہامات صریحہ و مکالمات و مخاطبات حضرت احدیت و دیگر خوارق عادت بدرجۂ اکمل واتم پہنچائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ان میں اور عالم ثانی میں ایک نہایت رقیق اور شفاف حجاب باقی رہ جاتا ہے جس میں سے ان کی نظر عبور کر کے واقعات اخروی کو اسی عالم میں دیکھ لیتی ہے برخلاف دوسرے لوگوں کے کہ جو بباعث پرظلمت ہونے اپنی کتابوں کے اس مرتبہ کاملہ تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے بلکہ ان کی کج تعلیم کتابیں ان کے حجابوں پر اور بھی صدہا حجاب ڈالتے ہیں اور بیماری کو آگے سے آگے بڑھا کر موت تک پہنچاتے ہیں۔

(ایضاً ص 543)

مصفا آئینہ

قرآن شریف ایسے کمالات عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور کرنوں کے آگے تمام صحف سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔ کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے سے اس میں درج نہ ہو۔ کوئی فکر ایسی برہان عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے سے اس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی اثر دل پر ڈال نہیں سکتی جیسے قوی اور پر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا ہے وہ بلاشبہ صفات کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفا آئینہ ہے جس میں وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارج عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے۔

(سرمہ چشمہ آریہ۔ روحانی خزائن جلد 2 ص 71-72)

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد جمیل فیضی صاحب سابقہ سیکرٹری مال حلقہ گلبرگ لاہور حال فیضی کلاتھ ہاؤس یادگار روڈ ربوہ کی اہلیہ مسز صفیہ جمیل ریٹائرڈ ہیڈ نرس بعارضہ قلب مورخہ 2000-1-28 فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عشاء بیت مبارک میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے پڑھائی۔

مرحومہ موصیہ تھیں بعد میں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مکرم لئیق احمد عابد صاحب نائب وکیل المال اول نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹی نعیمہ جمیل فیضی زوجہ مکرم احمد لطیف فیضی صاحب یادگار چھوڑی ہے۔

مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ عابدہ مبشر صاحبہ بیوہ سید مبشر حسین صاحب مرحوم خوشنویس بنت مکرم ماسٹر عبدالجبار صاحب کا فضل عمر ہسپتال میں گلے کا آپریشن ہوا ہے جو بفضل تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ایران میں الیکشن 762-امیدوار نااہل

ایران کے الیکشن کمیشن نے 762-امیدواروں کے نام انتخابی فہرست سے خارج کر دیئے ہیں۔ اور انہیں آئندہ ماہ ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں شرکت سے روک دیا ہے۔ ان امیدواروں کی اکثریت کا تعلق صدر خاتمی کے حامیوں یا ایسے لوگوں سے ہے جو پارلیمنٹ میں قدامت پسندوں کا خاتمہ چاہتے ہیں۔

گروزنی پر روسی طیاروں سے 150 حملے

گروزنی پر زمینی فوج کے حملے میں ناکامی کے بعد روس نے گروزنی پر 24 گھنٹوں میں 150 فضائی حملے کئے۔ جانبازوں نے کہا ہے کہ 23- مارچ تک کوئی مجاہد پیچھے نہیں ہٹے گا۔ قائم مقام صدر پوٹن نے روسی جرنیل کے جنازے میں شرکت کی۔ گروزنی میں دست بدست لڑائی جاری ہے۔ چیچن مجاہدین نے اس خبر کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہے کہ 50 سے زائد جانبازوں نے روسی فوج کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔

اسرائیلی وزیر اعظم کا مالیاتی سکینڈل

اسرائیل کے صدر کے بعد وزیر اعظم ایہود بارک بھی ایک مالیاتی سکینڈل میں پھنس گئے ہیں ان کو اور ان کی پارٹی کے بعض قریبی ساتھیوں کو انتخابی اخراجات پورے کرنے کیلئے فنڈز اکٹھے کرنے کی مہم کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔

کمپیوٹر ٹیکنالوجی کا جینئس

کمپیوٹر ٹیکنالوجی کا جینئس

مائیکروسافٹ کمپنی کا مالک بل گیٹس ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ آج وہ دنیا کا امیر ترین فرد ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ وہ مزید کامیابیاں حاصل کریں گے۔ امریکی صدر نے بل گیٹس کی فیاضی کو بھی خراج تحسین پیش کیا گذشتہ دنوں بل گیٹس نے خیراتی ادارے کو 5- ارب ڈالر کا عطیہ دیا جو عطیات کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے۔ اسکی عمر 44 سال ہے۔ وہ ایک بچی کا باپ ہے۔

سری لنکا امریکہ سے ہتھیار خریدے گا

سری لنکا کی حکومت باغیوں کی سرکوبی کیلئے امریکہ سے کروڑوں ڈالر کے ہتھیار خریدے گی۔ باغیوں کے ساتھ ہونے والے مذاکرات میں ملکی سلامتی اور فوج کے خلاف کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ ناروے کی حکومت کے زیر اہتمام ہونے والے مذاکرات سے قبل فوج اور باغیوں میں نئی جنگ کا آغاز ہو گیا ہے۔ مختلف جھڑپوں میں دو پولیس اہلکار اور 22 باغی ہلاک ہو گئے۔ بشپ تھامس نے کہا ہے کہ باغی امن کی نہیں لڑائی کی باتیں کر رہے ہیں۔ تامل باغیوں نے اعلان کیا ہے کہ سن 2000ء جنگ کا سال ہے۔

الجزائر کے صدر کا عرب ملکوں پر الزام

الجزائر کے صدر عبدالعزیز نے الزام لگایا ہے کہ عرب ممالک ان کے ملک میں خانہ جنگی کو ہوا دے رہے ہیں۔ اب تک ان واقعات میں گذشتہ 8 سال میں ایک لاکھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

انڈونیشیا میں مسلمانوں کا عیسائیوں کے خلاف مظاہرہ

انڈونیشیا کے مسلمانوں نے گذشتہ روز جاوا کے جزیرے میں مالوکو کے مسلمانوں پر عیسائیوں کے تشدد کے خلاف پرامن مظاہرے کئے۔ پانچ ہزار مظاہرین نے کریڈوسونو سٹیڈیم میں احتجاج کے بعد باجماعت نماز ادا کی۔ مظاہرین سفید لباس پہن کر گاڑیوں' ٹرکوں اور سکوٹروں پر سوار تھے۔ مظاہرین کا قافلہ ایک میل لمبا تھا۔ اسی نوع کا ایک اور احتجاجی مظاہرہ سولو شہر میں بھی منعقد ہوا جس میں تین ہزار افراد شامل تھے۔

احمد موٹرز
157/13 فیروزپور روڈ- مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے- مظفر محمود- فون آفس 32-7572031
رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

MASTERPIECES OF ISLAMIC ART
Selected Holy Quranic Verses In Beautiful Designs
Available In The Shape Of Metallic Mounts
MULTICOLOUR (PVT) LIMITED
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 7590 .06,
Fax: (042) 7594111, Email: qaddan@brain.net.pk

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

خان نیم پلیٹس
معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ
نیم پلیٹس، کلاک ڈائلز، سکرین شیلڈز
اور بہت کچھ جو آپ پرنٹ کرانا چاہیں
ٹاؤن شپ لاہور۔فون:5150862
فیکس: 5123862 ای میل knp_pk @ yahoo.com

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 31 جنوری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 10 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ
منگل یکم فروری۔ غروب آفتاب۔ 5-44
بدھ 2 فروری۔ طلوع فجر۔ 5-36
بدھ 2 فروری۔ طلوع آفتاب۔ 6-59

ججوں کی آسامیاں پر کی جائیں

چیف جسٹس صاحبان کی کمیٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ اعلیٰ عدالتوں میں ججوں کی خالی آسامیاں پر کی جائیں۔ یہ تعیناتیاں میرٹ پر کی جائیں۔ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس ارشاد حسن خان کی زیر صدارت اجلاس میں زیر التوا مقدمات پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔

سپریم کورٹ بار نے حلف غیر آئینی قرار دے دیا

سپریم کورٹ کے صدر عبدالحلیم پیرزادہ نے بتایا ہے کہ بار نے اپنے اجلاس میں ججوں کا حلف غیر آئینی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ حلف نہ اٹھانے والے جج اپنے عہدوں پر بدستور قائم ہیں۔ بار نے حلف نہ اٹھانے والے ججوں کو عشائیہ دینے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔

میاں محمود احمد گرفتار

حکومت پر تنقید کرنے کے الزام میں میاں محمود احمد معطل رکن قومی اسمبلی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ متعدد دیگر مسلم لیگی عہدیداران کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔ گرفتاریوں کے لئے چھاپے مارے جارہے ہیں۔

مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے سفارتی سرگرمیاں

مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے اہم سفارتی سرگرمیاں شروع کردی گئی ہیں۔ امریکہ میں آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کی سیاسی جماعت کے رہنماؤں کے درمیان ہونے والی ملاقات میں مقبوضہ وادی کی موجودہ صورت حال اور مسئلہ کشمیر کے حل کے حوالے سے مختلف امور پر غور کیا جائے گا۔ کشمیری رہنما امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی بریفنگ میں بھی شرکت کریں گے۔ اس دورے کو بڑی اہمیت دی جارہی ہے۔ بعد میں پاکستان کا اعلیٰ سطحی وفد اور آزاد کشمیر کے وزیراعظم بیرسٹر سلطان بھی امریکہ کا دورہ کریں گے۔ کشمیری رہنما نیویارک میں بینظیر بھٹو سے بھی ملاقات کریں گے۔

کلنٹن آئیں یا نہ آئیں

وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن آئیں یا نہ آئیں ملکی مفاد پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کا مطلب ایٹمی رول بیک نہیں مخالفت کرنے والوں کے کچھ اپنے ہی مقاصد معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا چین اور اسرائیل سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے بعد ایٹمی صلاحیت سے محروم ہو گئے ہیں؟ پہلے سی ٹی بی ٹی کو پڑھ لیا جائے۔ ہم ایٹمی صلاحیت کا تحفظ کریں گے۔

بھارتی جاسوس طیارے کی پرواز

بھارتی جاسوس طیارہ پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ساڑھے چار گھنٹے آزاد کشمیر پر پرواز کرتا رہا۔ طیارے نے سماہنی سیکٹر میں رات 8 سے 12 بجے تک بنڈالہ سے پونا پیر گلی تک پرواز کی۔ یہ پرواز 29 اور 30 جنوری کی درمیانی رات ہوئی۔ علاقے میں زبردست خوف و ہراس کی وجہ سے لوگ پوری رات سو نہ سکے۔

بھارتی فوج کی آزاد کشمیر پر گولہ باری

بھارتی فوج کی آزاد کشمیر پر گولہ باری سے 3-افراد شہید ہو گئے۔ پاک فوج نے "متلاشی" پوسٹ تباہ کر دی۔ بھمبر سیکٹر کے گاؤں سبز کوٹ، چکوٹھی اور پانڈو سیکٹر میں ایک ایک فرد شہید ہوا عباس پور سیکٹر میں بھی بھارتی فوج توپخانے اور بھاری مشین گنوں سے شہری آبادی کو نشانہ بنارہی ہے۔

وفاقی اور صوبائی حکام کو ہدایات

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ملک سے دہشت گردی کا خاتمہ کر دیں گے۔ انہوں نے وفاقی و صوبائی حکام کو شہریوں کے جان مال کے تحفظ کے لئے ہر ممکن اقدامات کرنے کی ہدایت کی۔ اس ضمن میں اتوار کی شام گورنر ہاؤس میں چیف ایگزیکٹو کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا۔

نواز شریف پر 61 لاکھ پونڈ خورد برد کا الزام

سابق وزیراعظم نواز شریف پر برطانوی ٹرسٹ کے 61 لاکھ پونڈ کی رقم خورد برد کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ یہ فنڈ ہرٹ فورڈ شائر کے وکلاء کی فرم نے رجسٹر کیا تھا جسے شریف خاندان کی چھ کمپنیوں کا نمائندہ چلاتا تھا۔ نواز شریف بھی ان میں سے ایک کے شیئر ہولڈر تھے۔ پاکستانی بینکوں سے لاکھوں پونڈ قرض لے کر برطانوی بینکوں میں جمع کرایا۔ مزید قرض لینے کی کوشش کی۔ برطانوی اخبار دی آبزرور نے لکھا ہے کہ نواز شریف کے خلاف کرپشن کے 16 مقدمات تیار ہیں۔

رٹ واپس نہ لینے کا اعلان

مسلم لیگ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر کردہ رٹ درخواست واپس نہیں لی جائے گی۔ پارلیمانی پارٹی نے کہا کہ حلف نہ اٹھانے والے ججوں کو بحال کیا جائے۔

حیدر آباد جیل میں قیدیوں کا ہنگامہ

سنٹرل جیل حیدر آباد میں جئے سندھ کے بعض کارکنوں نے ہنگامہ آرائی کی۔ بعد میں صورت حال پر قابو پا لیا گیا۔

ماہانہ خریداران الفضل

متوجہ ہوں

حلقہ دارالرحمت شرقی، دارالبرکات، گولبازار واقصیٰ روڈ، ریلوے روڈ، نصیر آباد کے خریداران جو ماہانہ بل ادا کرتے ہیں۔ انکو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس حلقہ کے ہاکر صدیق احمد صاحب کو اخبار تقسیم کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ لہذا ماہ جنوری 2000ء کے بل کی رقم انہیں ادا نہ کریں۔ بلکہ نئے ہاکر کو ادا کریں۔ نیز جن خریداران کو اخبار نہ ملے وہ فوری طور پر دفتر الفضل اور احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ فون 211006 پر نام اور مکمل پتہ نوٹ کروادیں۔ انشاء اللہ اخبار پہنچ جائے گی۔

سلمان نیوز ایجنسی ربوہ

ربوہ
آئی کلینک
سفید موتیا کا جدید ترین علاج بذریعہ الٹرا ساؤنڈ (PHAKO) سے کروائیں۔ عینک سے نجات بذریعہ لیزر اور شوگر اور کالا موتیا کا علاج بذریعہ لیزر۔ بھینگے پن کا جدید طریقہ علاج۔
ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد
ایم بی بی ایس، ایم سی پی ایس، ایم آر سی او لندن، ڈی او ایف آر سی ایس۔
دارالصدر غربی ربوہ - فون 211707

ہماری ہاں کوکنگ رینج، روم ہیٹر، گیزر، ہر طرح کے ڈونگی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
الفضل الیکٹرونکس
کالج روڈ نزد اکبر چوک - ٹاؤن شپ لاہور
فون آفس 042-5114822, 5118098

خوشخبری
ملکی و غیر ملکی ہومیو پیتھک ادویات، حضور ایدہ اللہ کی کتاب، 117 ہومیو پیتھک ادویات سے بکس پر
احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت
ڈاکٹر عبدالرؤف چوہدری
کیوریٹو ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک
14 علامہ اقبال روڈ نزد الحمرا ابو بکر والا چوک ریلوے اسٹیشن لاہور فون 6372867

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
ایچ
جیولرز اینڈ بوتیک
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات لب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باقاعدہ خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
فون شوروم چوکی 3171-04942
شوروم ربوہ 04524-510

دمہ، پرانی کھانسی، زکام، چھینکیں، انفلوئنزہ

Asthma Course	Rs. 100/-	دمہ، سانس کی تنگی کا مستقل علاج
Cold Cure Tabs	Rs. 20/-	نیا زکام بچوں کا زکام (خوش ذائقہ ٹکیاں)
Cold Cure Caps	Rs. 25/-	پرانا بار بار لگنے والا زکام
Cough Cure Tabs	Rs. 20/-	نئی کھانسی بچوں کی کھانسی کیلئے خوش ذائقہ ٹکیاں
Cough Cure Caps	Rs. 25/-	پرانی یا بار بار ہونے والی کھانسی کیلئے
Sneezing Cure Caps	Rs. 25/-	چھینکیں یا ایسا زکام جس میں چھینکیں زیادہ آئیں
Influenza Cure Tabs	Rs. 20/-	انفلوئنزہ، بخار، فلو، چھینکوں زکام کے ساتھ حرارت ہونا
Flue Curative Smell	Rs. 25/-	نزلہ زکام، انفلوئنزہ، ناک کی بندش میں سونگھنے سے آرام

تفصیلی لٹریچر مفت طلب فرمائیں۔ بذریعہ ڈاک -/Rs.5 کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل - ربوہ
فون کلینک 419-771
ہیڈ آفس 213156
سیلز 211283

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61